# 38068- فجر سے قبل کھانا بند کرنا بدعت ہے اس پر اعتراض صحیح نہیں

## سوال

سوال نمبر (12602) کے جواب میں آپ نے کہا ہے کہ فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کردینا بدعت شمار ہوتا ہے، میں نے بخاري شریف میں ایک حدیث دیکھی ہے جسے انس نے بیان کیا ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحري کھائی پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، میں نے سوال کیا کہ سحري اور اذان کے درمیان کتنا وقت تھا تو انہوں نے فرمایا پچاس آیات تلاوت کرنے کے لیے کافی تھا. پچاس آیات پڑھنے میں پانچ سے دس منٹ صرف ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ، تو پھر فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنا بدعت کیسے ہوگا ؟

## پسندیدہ جواب

امام بخاري رحمہ اللہ تعالی عنہ انس عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحري کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے کہا اذان اور سحري کے مابین کتنا وقت تھا، انہوں نے کہا پچاس آیات کا. صحیح بخاري حدیث نمبر (1921)

تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحري کا وقت اذان سے اتنی دیر قبل تھا، اس میں یہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ شروع کیا اور فجر سے اتنی دیر قبل کھانا پینا بند کردیا.

سحري کے وقت اور کھانا پینا بند کرنے کے وقت میں فرق ہے اور الحمدللہ یہ واضح ہے، جیسے آپ کہیں کہ: میں نے فجر سے قبل دو بجے سحري کی، تو اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ نے اس وقت روزہ شروع کیا ہے بلکہ یہ تو صرف سحري کھانے کے وقت کی خبر ہے.

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سحري دیر سے کھانی مستحب ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ فجر سے کچھ مدت قبل کھانا پینا بند کرنا مستحب ہے.

اللہ تعالی نے تو روزے رکھنے والے کے لیے کھانا پینا مباح قرار دیا ہے جب تک اسے طلوع فجر کا یقین نہ ہوجائے.

فرمان باري تعالی ہے :

{تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو}. البقرۃ (187)

ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں کہا ہے :

تو اللہ تعالی نے روزوں میں رات کے شروع سے لیکر طلوع فجر تک جماع، کھانا پینا مباح قرار دیا ہے پھر رات تک روزہ پورا کرنے کا حکم دیا. اھ

دیکھیں احکام القرآن للجصاص (1/265)

امام بخاري اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاؤ پیئو کیونکہ وہ طلوع فجر سے قبل اذان نہیں کہتا) صحیح بخاري حدیث نمبر (1919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1092)

امام نووي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب وغیرہ علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ سحري کرنا سنت ہے اور سحري میں دیر کرنا افضل ہے اس کی دلیل صحیح احادیث میں ملتی ہیں اوراس لیے کہ ان دونوں میں (یعنی سحري کھانا اور سحري دیر سے کرنا) روزے کے لیے ممدو معاون ہے، اوراس لیے بھی کہ اس میں کفار کی مخالفت ہے .. اور روزے کا محل دن ہے اس لیے افطاري میں دیر اور رات کے آخر میں سحري کرنے سے رکنے کا کوئی معنی نہیں بنتا. اھ

دیکھیں : المجموع (406/6)

مستقل فتوي کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں بعض تفسیر میں یہ پڑھا ہے کہ روزے دار کو اذان فجر سے تقریبا بیس منٹ قبل کھانا پینا بند کردینا چاہیے اسے احتیاطی امساک کا نام دیا جاتا ہے، تو رمضان المبارک میں امساک اور اذان کے مابین وقت کی مقدار کیا ہے ؟

اور موذن جب الصلاۃ خیر من النوم کہہ رہا ہو اس وقت کھانے پینے والے کا حکم کیا ہوگا کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

روزہ دار کے لیے امساک اور افطاري کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو}** البقرۃ (187)

لھذا طلوع فجر تک کھانا پینا مباح ہے اور اللہ تعالی نے کھانے پینے کے لیے حد مقرر کی ہے یہی وہ سفید دھاگہ ہے لھذا جب فجر ثانی ظاہر ہوجائے تو کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی دوسري اشیاء حرام ہوجاتی ہیں، جو اذان سنتے ہوئے پانی پی لے اگر تو یہ اذان طلوع فجر ثانی کے بعد ہو رہی ہے تو اس کے ذمہ قضاء ہوگی اور اگر اذان طلوع فجر سے قبل ہے تو اس کے ذمہ قضاء نہیں. اھ

دیکھیں : فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (284/10)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے فجر سے پندرہ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنے کا وقت مقرر کرنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو ان کا جواب تھا :

میرے علم میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ کتاب وسنت تو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ طلوع فجر کے وقت امساک یعنی کھانا پینا بند ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

**{تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو}** البقرۃ (187)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ :

(فجر دو قسم کی ہے : وہ فجر جس میں کھانا پینا حرام اور نماز ادا کرنی حلال ہوجاتی ہے ، اور وہ فجر جس میں نماز ( یعنی فجر کی نماز ) حرام ہوتی ہے اور اس میں کھانا حلال ہے ) .

اسے ابن خزیمہ اور امام حاکم نے روایت کیا اور دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ بلوغ المرام میں موجود ہے .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

بلاشبہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لھذا تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ اذان دیں .

راوي کہتے ہیں : ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ تم نے صبح کردي تم نے صبح کردي . متفق علیہ .

دیکھیں : مجموع فتاوي ابن باز (281/15)

واللہ اعلم .